اشاعۃ السنۃ النبویہ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ

نمبر اول و دوم　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　جلد ہفتم

معہ

ضمیمہ متضمن مسایل مذہب محدثین اہل السنہ

بابت ماہ ربیع الاول والثانی سنہ ۱۳۰۱ھ مطابق جنوری فروری ۱۸۸۴ء

اصول و ضوابط و شرح قیمت رسالہ و ضمیمہ

(۱) یہہ رسالہ اور اُسکا ضمیمہ دونو ماہواری ہین (۲) ضمیمہ اکثر رسالہ سے علیحدہ شایع ہوتا ہے (۳) ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہین ہوتا۔ رسالہ بدون ضمیمہ مِلسکتا ہے (۴) رسالہ کی اصول و اغراض ذیل ہین

(الف) اصول اسلام اور اُسکے فروع عظام سے خصوصاً جو متعلق معاشرت ہون بحث کرنا

(ب) اہل اسلام کے مختلف فرقون کے باہمی اتحاد و اتفاق مین کوشش کرنا۔

(ج) مسلمانون کی دنیاوی ترقی کے مضامین شایع کرنا۔

(د) پولیٹکل مضامین سے جنکو مذہب سے تعلق ہو بحث کرنا اور قوم کی مذہبی ضرورتون کو گورنمنٹ مین پیش کرنا۔ اور گورنمنٹ کے حقوق سے جنکی مذہب مین ہدایت ہے قوم کو آگاہ کرنا

(۵) ضمیمہ کا فرض صرف مسایل فرعیہ مذہب محدثین سے بحث کرنا ہے۔

(۶) قیمت رسالہ نوابون اور رئیسون سے سالانہ للعہ گورنمنٹ اور عام اغنیا سے عہ متوسط اہل وسعت سے ہے کم وسعت لوگون سے جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نرکھین ہے بیوسعت اہل علم سے جو اسکی اشاعت کرین عا خیر قیمت ضمیمہ ہر ایک درجہ والون سے ربع قیمت رسالہ کیونکہ حجم ضمیمہ ربع حجم رسالہ ہے

(۷) ان مراتب خمسہ کا تصفیہ و تقرری خریدارون کے بیان یا ایمان پر ہے

(۸) خط و کتابت و ارسال زر مہتمم کے پوری نام و خطاب سے حسب نشان ذیل ہونا چاہیے۔

(۹) بیل ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی اور کوئی نہو ورنہ مہتمم ذمہ وار نہو گا۔　ابو سعید محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

Batala Dist. of Gurdaspur

مطبع چشمہ نور امرتسر مین چھپا

فہرست

(مضامین رسالہ نمبر اول و دوم)

(۱) کیفیت سالانہ لائق ملاحظہ موافقین و مخالفین اشاعۃ السنہ و شائقین اطلاع حال انجمن ہمدردی اسلام

(۲) بقیہ سٹریٹنٹ ورد اسلام جسمین مسئلہ خلافت سے دلچسپ بحث ہے

(۳) سید احمد خان کے سفر پنجاب پر راے

(۴) اڈیٹرون کو نصیحت جسمین کارڈ مندرجہ نور الانوار کا ذکر ہے

(۵) شبہ فیصد کے بشتہار ایکہزار روپیہ کا جواب

(۶) مکہ مکرمہ کی حفظ و امن کی تجویز معروضہ نمبر ۱۱ جلد ۶ صفحہ ۳۳۲ کا پابولر ہونا گورنمنٹ کو اسکی طرف دوبارہ توجہ دلانا

(۸) مولوی وکیل احمد صاحب تقاریر مندرجہ شبہ قیصریہ نعت ۷ جلد ۶ کا جواب

عذر

بعض احباب کے مضامین جو ہماری پاس بہیج دہین ہم اس نمبر مین درج نہین کر سکے درج کئے جاوینگے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

کیفیت سالانہ اشاعۃ السنہ

للہ الحمد والمنتہ کہ رسالہ کا سال ششم عافیت سے ختم ہوا اور سال ہفتم شروع۔ سال گذشتہ مین اس رسالہ نے محض خدا تعالیٰ کے فضل و تائید غیبی سے بلا تحریک اسباب و وسایل خارجی (جنکی تشریح کیفیت سال ششم مین ہو چکی ہے) غیر مترقب ترقی کی ہے۔ اسکے ہر ایک درجہ (بجز درجہ اول) کے خریدار سوائے سے زیادہ ہو گئے ہین۔ گو یہہ ترقی ہنوز کاغذ ون اور حساب [illegible] مین ہے۔ اِس سال کا [illegible] اکثر خریدارون کے ذمہ باقی ہے۔

اِس سال بہی رسالہ کا اہتمام اشاعت جیسا کہ چاہیے ہم سے نہین ہو سکا اور نہ کوئی اور مہتمم یا معاون جسکے لئے ہم کئی بار اشتہار دے چکے ہین ہمکو میسر آیا ہے سال رواں مین امید ہے اسکے اہتمام اشاعت کا کوئی نہ کوئی بندوبست ہو گا اور انشاء اللہ تعالیٰ یہہ رسالہ نمایان ترقی کریگا۔ اِس سال بہی رسالہ وقت معہود پر (ماہ بماہ) نہین نکلا اور یہہ امر ناظرین و شائقین کے سخت انتظار و انتشار خاطر کا موجب ہے۔ مگر جو اسمین ہمکو عذر ہے وہ ہم پہلے عرض کر چکے ہین کہ ہمکو مضمون نویسی کے لئے کافی وقت نہین ملتا اس رسالہ کے بالائی کام طبع و اشاعت و حساب و کتاب و خط و کتابت اور بعض قومی کام ہماری اوقات پر ایسے محیط ہو جاتے ہین کہ بعض دفعہ مہینے بہر مین ایک صفحہ مضمون لکہنے کا اتفاق نہین ہوتا باینہمہ ہم اس نقصان کے جبر سے بیفکر نہین ہین۔ ماہ بماہ رسالہ نکالنے کے لئے جہانتک ممکن ہوا ہم انشاء اللہ کوشش کرینگے اور ناظرین و شائقین کو خوش کر دینگے۔

مگر ناظرین **اسباب** کو بھی خیال مین رکھین کہ اس تاخیر و التوا مین بجز انتظار اور
اور کوئی انکا حرج نہین - مضامین رسالہ ایسے نہین کہ وقت گذر جانے کے بعد وُہ
بے لطف و ناقابل دید ہو جائین یہہ رسالہ ملکی اخبارون کیطرح خبرون اور قصون پر (جو
تازہ بتازہ لطف دیتی ہین اور وقت گذر جانے کے بعد تقویم پارینہ نظر آتی ہین)
مشتمل نہین ہوتا بلکہ یہہ اصول و مسایل دین سے بحث کرتا ہے جو کبھی پرانے اور بے لطف
نہین ہوتے -

یہی وجہ ہے کہ یہہ رسالہ سال گذر جانے کے بعد زیادہ قیمتی ہو جاتا ہے - رعایتی
قیمت پر مل نہین سکتا - مدت سے ہمارے پاس **سنہ ۷۷ و ۷۸** و ۸۱ کے پورے پرچے نہین ہے
کوئی خریدار پیدا ہوتا ہے تو ہم اورون سے لیکر اسکو پرچے پورے کر دیتے ہین - اور
قیمت بارہ عہ سال سے کم نہین لیتے - **سنہ ۷۹** - ۸۰ - ۸۱ کے بھی دو دو چار
چار پرچے فایل ہین - انکی قیمت بھی فی جلد [illegible] روپیہ سے کم نہین لیتے ہان خریدار
کل کو چہارم حصہ معاف ہی - **سنہ ۸۲** و ۸۳ کے پورے فایل بھی پانچ سات سی زیادہ
نہ ہونگے جو فی جلد چھہ ۶ روپیہ سے کم **قیمت** کو نہین ملتے -

ناظرین اہل اشتیاق کی یہہ **شکایت** بجا ہی کہ اشاعۃ السنہ کے **مضامین**
جلد ختم نہین ہوتے اور کئی پچھلے مضامین جنکی نسبت مدت سے وعدہ چلے آتے ہین
(جیسے ابطال قدم عالم - مبحث نبوت - مسئلہ وحدۃ الوجود - دُنیا - اقسام ملازمت وغیرہ
وغیرہ) شروع ہونا نہین پاتے - مگر اسمین ہمارا **عُذر** بہی (جو ہم جلد ششم
کے سرورق مین عرض کر چکے ہین کہ ہم ضرورت وقت و تقاضاء مصلحت کے پابند
ہین سلسلہ رسالہ کے پابند نہین) بیجا نہین ہے - و مع ذلک ہم دلی خواہش رکھتے
اور کوشش کرنا چاہتے ہین کہ ان سب مضامین کو ختم کرین اور مضامین موعودہ کو جلد
شروع کر کے اختتام کو پہنچا دین وما توفیقی الا باللہ -

اس سال بہی اس رسالہ نے کوئی طرز جدید اختیار نہین کیا اُسی طرز قدیم (اصول وفروع اسلام سے بلا شخصی خطاب بحث کرنا اور باہمی اتفاق و مصالحت کی طرف مسلمانون کو بلانا) پر اسکا سلوک ہے۔ جو لوگ اسکے بعض مضامین (مسلمانون کی خوفناک حالت۔ ترقی معکوس۔ مسلمانون کی افسوسناک حالت وغیرہ) کو اس روش مصالحت کے مخالف سمجھتے ہین یہہ اُنکی نافہمی یا ہٹ دہرمی ہے۔ ہم اسکا علاج جلد ۲ کے نمبر ۵ صفحہ ۱۲۶ نمبر ۸ صفحہ ۲۲۳ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۸۵ مین بتا چکے ہین مگر دوا کا استعمال کرنا شرط شفا ہے۔

اس سال کے افسوسناک حالات سے ایک یہہ ہے کہ اس سال انجمن ہمدردی کی کوئی کارروائی اس رسالہ مین مشتہر نہین ہوئی اور نہ کوئی معتدبہ خدمت انجمن اس رسالہ یا اسکے اڈیٹر سے (جو اس انجمن کا سکرٹری ہے) ہوئی ہے اسکی وجہ یہہ ہے کہ اس سال اکثر ایام [illegible] سفر مین (کبھی بٹالہ کبھی لودہیانہ کبھی کوٹلہ کبھی سملہ کبھی دہلی کبھی ضلع انبالہ وغیرہ) مین رہا ہے لاہور مین قیام نہین کر سکا۔ اسلئے انجمن کی خدمت مین سے قاصر رہا ہے اور اس قصور پر دل مین سخت نادم و متاسف ہے۔ مگر اپنی ذات سے بڑھکر اُن ممبرون اور معاونون پر (جو لاہور مین رہکر سرد مہری اختیار کر بیٹھے ہین) افسوس کرتا ہے کہ اونہون نے اس اثناء مین (باوجودیکہ عمدہ عمدہ موقع پیش آئے) انجمن کیطرف سے کوئی کارروائی نہین کی یا (اگر کی ہے تو) مجہے اس سے اطلاع نہین دی۔ وہ حضرات اگر خاکسار کی عدم موجودگی کا عُذر پیش کرین تو اُسکو سامعین و ناظرین عُذر بدتر از گناہ قرار دینگے۔ اور بناءً علیہ اس انجمن کو انجمن نہ کہین گے۔ کیا قومی کام ایک شخص خاص کے ذات پر منحصر ہوتے ہین اور ایسے کام کبھی چل سکتے ہین ؟ جبدن اس شخص کو کوئی نیکی بدی پیش آئی اُسیدن اس کام نے عدم کی راہ لے۔ ممبران

دسعاء میں لاہور اگر انجمن کو ایسا ہی سمجھتے ہیں تو یہہ انجمن نہیں - اس صورت میں
وہ ہمارا **استعفا** قبول فرمائین اور کوئی ایسا سکرٹری مقرر کرین جسکی طرف کوئی
تغیر تبدل زوال و انتقال راہ نپائے -

اور اگر انکو انجمن کے نسبت ایسا خیال نہیں ہے اور یہہ سرد مہری صرف اُنکی
سستی یا ذاتی کامون مین مصروفیت کا نتیجہ ہے تو آیندہ اس سرد مہری کو گرمجوشی
سے متبدل فرمائین اور ہمیشہ حسب موقعہ مہینے مین ایک بار یا دو بار جلسہ کرکے تدابیر مفید
عام پر غور کیا کرین - خاکسار بھی حتمی وعدہ دیتا ہے کہ جب تک لاہور کے قرب وجوار
(بٹالہ وغیرہ) مین ہے مہینے مین ایک دفعہ ضرور شریک جلسہ ہوگا - اگر ایک ہفتہ پیشتر
انجمن کا نوٹس خاکسار کے پاس پہنچا اور امور واجب التقدیم کا اہتمام پہلے سے ہو جا یا
کرےگا اور اگر آئندہ [illegible] اور اس انجمن کا جوش الہوریون کے
سینہ سے بالکل خارج ہو چکا ہے تو اس صورت مین ایک جلسہ عام (جسمین خاکسار بھی حاضر
ہوگا) کرکے اس انجمن کا سابق حساب جمع خرچ عام ممبرون کو دکھا کر آئندہ اسکو فسخ† کرین
اور اس حالت تباہی پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھکر **قومی ترقی کا جنازہ** نکالین اور
اُسپر یہہ **مرثیہ** پڑھین - بیت

آب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد ۔ گلیم بخت کسی را کہ بافتند سیاہ

ہم اس دردناک رائے کی طرف **اوّلًا** اُن پرجوش ممبرون کو جنہون نے اس انجمن
کی بنا رقایم کی ہے توجہ دلاتے ہین **ثانیًا** (بخیال اس امر کے کہ ہر ایک سوسائٹی
یا کمیٹی کا بالآخر گورنمنٹ سے بھی تعلق ہو جایا کرتا ہے) اپنے تعلیم یافتہ ممبرون (لیڈرون
وقانون دانون) کو متوجہ کرتے ہین - **ثالثًا** اسکے معزز عہدہ دارون (پٹرن و ڈپٹی پٹرن
پریزیڈنٹ و ڈپٹی پریزیڈنٹ سکرٹری صیغہ مال وغیرہ) سے جنپر اس انجمن کا اثر فسخ ذنیام
(نیک نامی یا —) اور ممبرون کی نسبت زیادہ تر ظاہر ہونیوالا ہے توجہ کرنے کے

† یہ لفظ لکھتے ہوئی ہماری انکھین پرآب ہو گئین اور وہ کیفیت طاری ہو گئی جو کسی پیاری کے موت سے عارض ہوتی ہے

خواستگار ہین۔

اور اگر کسیکو یہہ خیال پیدا ہو کہ اُب تو (عرصہ تقریبًا ایک سال سہی) قدیمی انجمن اسلامیہ لاہور بہی لیگل (قانونی یا باضابطہ) ہو گئی ہے اب انجمن ہمدردی کی (جو اسکی پُرانی حالت کو دیکہکر قایم کیگئی تہی) کیا حاجت ہے اب اِسکا فسخ ہی کرنا مناسب ہی تو یہہ نہایت ہی دہوکہ دینے والہ خیال ہے۔ انجمن اسلامیہ گو اب لیگل ہے (جسکی ممبری سی ہمکو بہی شرف حاصل ہے) مگر وہ انجمن ہمدردی کا کام ہرگز نہین دیسکتی یہہ بات ہم تفصیل سے لکہین تو شاید ممبران انجمن اسلامیہ جو انجمن ہمدردی کے ممبر نہین اسکا کوئی اور محمل نکالین جس سے ہمارا سینہ صاف ہی۔ لہذا ہم مجملًا لکہتے ہین کہ یہہ بات اسکی اور اُسکے اصول و اغراض اور ممبرون کے مقابلہ و موازنہ سے بخوبی ثابت و محقق ہوسکتی ہے اِسکی ایک ادنی مثال یہہ ہے کہ اِس انجمن کے دُنیاوی کام ایسی جمہوری اور پالیو [illegible] ہین اور اس سے انجمن کے رائے کو گورنمنٹ مین زیادہ وقعت ہونا ممکن ہے۔ اور یہہ بات انجمن اسلامیہ مین جسکے اغراض محصور اور ممبر اہل اسلام ہین محدود ہین نا متصور ہے۔ ہان اِس بات کو ہم تسلیم کرتے ہین کہ یہہ دونو انجمنین اپنے اپنے اصول پر رہین اور بہر باہم اتفاق سے کام کرین اِسکو ہم شیر و شکر کا ملاپ کہہ سکتے ہین۔

انجمن ہمدردی کے پُرجوش ممبرون کی سردمہری کی ایک وجہ یہہ ہے کہ اکثر حضرات معاونین نے آجتک اور اعانت تو کیا ممبری چندہ ہی نہین دیا۔ سکرٹری صیغہ مال نے کئی دفعہ خطوط تقاضاے چندہ جاری کئے مگر ایسے لوگ کم نکلے جنہون نے اپنی جیبون مین ہاتہہ ڈالے۔ بہتیرون نے موںہہ مین ڈال لئے اور چندہ کا نام سُنکر ممبری سے استعفا دینے کو تیار ہوگئے۔ بہتیرون نے انہین کان بند کرلئے گویا وہ خطوط اُنہون نے دیکہے ہی نہین اور نہ سُنے۔ لہذا آجتک انجمن کے اکثر مصارف

سکرٹریون کی جیب خاص سے چلے - اب وہ بیچارے کہانتک ہمدردی وگرمجوشی ظاہر کرین اور اپنی گرہ سے کہانتک خرچ کرتے جادین -

اگر ممبران انجمن خصوصاً اُسکے معزز عہدہ دار قومی ہمدردی کو کام مین لاکر اسکی مالی معاونت کرین اور نہین تو چندہ ممبری ہی ادا کرتے رہین تو امید ہے کہ اُن ہمدرد ممبرون کی رگ حمیت پھر جوش مین آوے

ایک دو معاونین پر جنہون نے رقم معقول پیشگی دینے کا وعدہ کیا تہا ہم نہایت تعجب کے ساتہہ افسوس کرتے ہین کہ اونہون نے اپنا وعدہ پورا نہین کیا اور غالباً آجتک ایک حبہ نہین دیا -

المختصر [illegible] مین سرگرم رہین موجودہ حالت سکوت وتساہل عامہ خلایق خصوصاً اقوام ترقی پسند وحکام ہمت بلند کی نظرون مین حقارت وذلت کا موجب ہے -

اس سال کے افسوسناک حالات سے دوم یہہ ہے کہ اس سال اکثر خریدارون نے ارسال قیمت رسالہ وضمیمہ مین ایسی سنگدلی اختیار کی ہے جو پہلے کبھی نہین کی اسوقت ڈیڑہ سو باقیدارون کی فہرست ہمارے سامنے رکھی ہوئی ہے جب کبھی ہمنے مجملاً واشارۃً مطالبہ قیمت کیا تو اکثر حضرات نے یہی خیال کر لیا کہ یہہ ہمکو نہین لکھا گیا ہمکو تو اشاعۃ السنہ سے واحد خانگی کے نسبت ہے اس سے کوئی اور اجنبی نادہندہ مراد ہوگا یا یہہ خیال کر لیا کہ ان اشارون پر عمل کرنیوالے بہت لوگ نکلین گے ہمنے عمل نہ کیا تو کیا حرج ہوگا جسکا نتیجہ یہہ نکلا کہ اس خیال نے اکثر خریدارون کو ارسال قیمت سے روک دیا - وہ مہربان اب بہی انصاف ومروت کو کام مین لادین اور بے اعتنائی کو دور فرمائین - اس اشارہ کو بہی اُن حضرات نے اورون ہی کیطرف رجوع کیا تو ہم آیندہ اُن ڈیڑہ سو اشخاص کی تفصیلی فہرست دکہائین گے بہتر ہے کہ وہ حساب دوستان دل را

عرصہ تقریباً ایک سال سے) قدیمی انجمن
ہو گئی ہے اب انجمن ہمدردی کی (جو انکی
ہے اب اسکا فسخ ہی کرنا مناسب ہے تو یہہ
سلامیہ گو اب لیگل ہے اسکی ممبری سے
ی کا کام ہرگز نہین دیکھ سکتی یہہ بات ہم
جو انجمن ہمدردی کے ممبر نہین اسکا
لہذا ہم مجملاً لکھتے ہین کہ یہہ بات انکی
موازنہ سے بخوبی ثابت ومحقق ہو سکتی
کے دنیاوی کام ایسی جمہوری اور پالیٹ
ا ہی شامل ہو سکتے ہین اور اس سے
ہونا ممکن ہے - اور یہہ بات انجمن اسلامیہ
سدود مین نامتصور ہے - ہان
اپنے اپنے اصول پر رہین اور ہر
پ کہہ سکتے ہین -
مہری کی ایک وجہ یہہ ہے کہ اکثر حضرات
چندہ ہی نہین دیا - سکرٹری صیغہ
ئے مگر ایسے لوگ کم نکلے جنہون نے
ہہ مین ڈال لئے اور چندہ کا نام سنکر
لے انجمن کان بند کر لئے گویا وہ
- لہذا آجتک انجمن کے اکثر مصارف

عمل کرین اور اس فہرست کی تشہیر نہ کراوین۔

تعجب ہے کہ ہمکو تو محض دینداروں سے جو ایک دینی رسالہ بنظر ثواب آخرت خرید فرماتے ہین کام پڑا ہے پہر وہ لوگ ہمکو ملکی اخبار (جنکے خریدار اکثر دنیا دار ہوتی ہین) والون کیطرح اس شکایت پر کیون مجبور کرتے ہین اور ثواب لیتے لیتے گناہ عذاب کیکیون مستحق بنتے ہین۔

قیمت اشاعت السنہ وضمیمہ مین جو پانچ مراتب کی تفریق ہے اسکا **تصفیہ** خریداروں کی دیانت و امانت پر چہوڑا گیا ہے وہ جو اپنی حیثیت تجویز کر کے اسکے موافق قیمت مقرر کرتے ہین ہم اسی کو منظور کر لیتے ہین اسمین جو خلاف امانت کریگا اپنی حیثیت سے کمتر قیمت دیگا اُسکی گردن پر ہمارا حق رہیگا یہہ اسلیئے جتایا گیا ہے کہ ہمکو بعض [illegible] کا حال [illegible] وہ [illegible] روپیہ ماہوار پاتے ہین۔ پہر متوسط اہل وسعت کی قیمت ۸ بلکہ کم وسعت لوگون کی قیمت ہر مدتون ادا کرتے رہے ہین انکا تو ہمنے پرچہ بند کر دیا ہے اور جنکی آمدنی و حیثیت کا ہمکو علم نہین اُنکو یہہ امر جتایا گیا ہے۔

بقیہ مضمون

مسٹر بلنٹ اور اسلام

اور

سلطان روم و الامقام

یہہ تو اور ترکی صاحب ہین† اِس سی صاف اور بدیہی نتیجہ نکلا کہ حضرت سلطان روم مسلمانون کے (ہند کے ہون خواہ عرب یا ٹرکی کے) امام اور خلیفہ اور بحسب محاورہ قدیمہ امیر نہین ہو سکتے وہُو المدعا۔

ہمارے اِس بیان سے ہمارا **مدعا** (جسکا اثبات ہمکو حصہ دوم مین پیش نظر تھا) تو ثابت ہوا مگر اِس سے کئی اور **سوالات** اور **خیالات** (یا یون کہو کہ تشویشات) مسلمانون مین پیدا ہو گئے۔ لہذا اُن سوالات و خیالات کو نقل کر کے اُن کے جوابات قلمبند کرنا واجب ہوا سو عمل مین آتا ہے۔

سوال اول۔ سلطان روم مسلمانون کے خلیفہ نہین تو پہر کون ہین؟ اور مسلمانان ہند سی انکی نسبت کیا ہے۔

جواب۔ [illegible] سلطان [illegible] بادشاہ ہین [illegible] بحسب محاورہ [illegible] امیر ہین رئیس ہین۔ بجز خلیفہ (یا امام یا امیر المومنین بحسب محاورہ قدیمہ) جو کچہہ کہو سو ہین

---

† ارطغرل کے بیٹے سلیمان کے پوتے۔

شجرہ نسب حضرت سلطان عبد الحمید خان سلمہ اللہ تعالی سلیمان مذکور تک حسب تفصیل ذیل ہے

سلطان عبد الحمید (ثانی) بن محمود (ثانی) بن عبد الحمید (اول) بن احمد (ثالث) بن محمد (رابع) بن ابراہیم بن احمد (اول) بن محمد (ثالث) بن مراد (ثالث) بن سلیم (ثانی) بن سلیمان (ثانی) بن سلیم (اول) بن بایزید (ثانی) بن محمد (ثانی) بن مراد (ثانی) بن محمد (اول) بن بایزید (اول) یلدرم بن مراد (اول) بن ارخان بن عثمان (اول) جو سلاطین ترکیہ کا پہلا بادشاہ ہے جسکی طرف سلطنت عثمانیہ منسوب ہے) بن ارطغرل بن سلیمان (یہہ شخص صحراء ارمینیہ کا رہنی والا تہا رفتہ رفتہ سپہ سالار علاؤ الدین سلجوقی ہوا ۶۲۸ھ مین نہر فرات مین غرق ہو کر وہین مدفون ہوا۔

(دیکہو **نظم الممالک** مصنفین اسلام وغیرہا)

مگر اپنی ہی حدود سلطنت مین اور اپنی ہی رعایا کی نسبت - مسلمانان ہند سے انکو کوئی خاص نسبت (جو حاکم و محکوم مین ہوا کرتی ہے) نہین ہی - ان سی انکو وہی نسبت ہے جو ان سے امیر کابل یا امیر بخارا وغیرہ اسلامی رئیسون کو ہے - یعنی اخوت اسلامی اور اتحاد قومی جس سی انکو ایک گونہ فخر ہے اور اسکے لوازم واحکام ہم اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۶ مین بضمن امر ہفتم منجملہ امور تمہیدی بیان کر چکے ہین - اس سے بڑھکر جیسے امیر کابل یا امیر بخارا کو کوئی نسبت (وجوب اطاعت وغیرہ) مسلمانان ہند سے نہین سمجھے جاتے ایسی ہی سلطان روم سے نہین ہے -

اگر کسی کو یہہ **شبہہ** پیدا ہو کہ سلطان روم اور امیر کابل وغیرہ مین یہہ فرق ہے کہ سلطان المعظم سریر آرائی اسلامی گدی اور تخت خلافت شاہی پر (جو زمانہ صحابہ سے چلی آتی ہے) جانشین ہین لہذا انکی اطاعت تمام مسلمانون پر وہی ہونا چاہئی جو اس خلافت کا حق ہے تو اسکا **جواب** یہہ ہے کہ کسی جگہہ پر بلا استحقاق و بلا تحقق شروط بیٹھہ جانے سے اُس جگہہ کے حقوق کا استحقاق ثابت نہین ہوتا لہذا تخت خلافت پر بیٹھہ جانیسے کوئی شخص خلیفہ نہین ہوسکتا اور نہ وہ اس حق اطاعت کا (جو خلفاء کا حق ہے) مستحق ہو جاتا ہے - (خدا نخواستہ باشد) اس تخت خلافت پر کوئی اقوام غیر سے بیٹھہ جاوے (جیساکہ بعض حصص سلطنت قدیمی اسلامی پر یوروپ کے اقوام روس وغیرہ قابض ہو گئے ہین) تو کیا وہ بہی خلیفہ ہوسکتا ہے ؟ ہرگز نہین -

اگر کہو وہ شرط اسلام کی فوت ہونیکے سبب خلیفہ نہین ہوسکتا تو کہا جائیگا کہ سلطان روم شرط قرشیت کے فوت ہونیکے سبب خلیفہ نہین ہوسکتے -

سوال دوم جناب سلطان المعظم مسلمانون کے خلیفہ نہین تو پہر اور کون اُن کا خلیفہ ہے -

جواب ہمکو تو مسلمانون کا کوئی خلیفہ اسوقت نظر نہین آتا اور کسیکو عرب وعجم مین

(بلحاظ شروط خلافت) خلیفہ نہین کہا جاسکتا-

عرصہ تقریبًا ۱۸ سال سے ہمکو اس امر سے تفحص رہا ہے ہمکو کسی شخص کا شروط خلافت کے موافق خلیفہ ہونا ثابت و محقق نہین ہوا- اِسمقام مین ہم ان شروط کی تفصیل کو اجنبی سمجھتے ہین جنکو ہمارا بیان سُنکر تعجب پیدا ہو اُنکی خدمتمین ہماری یہی التماس ہے کہ وہ کتب کلامیہ وغیرہ مجلدات اسلامیہ مین اُن شرطون کی تفصیل ملاحظہ فرماکر ہماری تفحص و خیال کے نسبت جو کہنا ہو سو کہین-

سوال سوم- اس صورت مین اِس اُمّتِ محمدیہ کا جس نے نصب امام (جو اہلسنت کے نزدیک اِن کے ذمّہ پر واجب تہا) ترک کیا کیا حال ؟ اور (۲) اُن احادیث کا جنمین یہہ ذکر ہے کہ جسکی گردن مین امام کی بیعت نہین وہ اُسی حالت مین مرے تو کفار کی موت مرتا [illegible] اور (۳) اُن احادیث سابق الذکر کا جنمین یہہ بیان ہے کہ جبتک دُنیا مین دو آدمی رہین گے خلافت قریش کے لئے رہیگی کیا مطلب ؟

> من مات وليس في عنقه بيعة مات ميتة جاهلية
>
> مسلم [illegible]

جواب یہہ امت مرحومہ اِس حالتِ موجودہ مین معذور ہے اور اِس ترک واجب مین بے قصور ہے اِسپر گناہ یا قصور کا الزام تب عاید ہوتا جبکہ بالاختیار و بلا اضطرار اس سے یہہ واجب ترک ہوتا-

(۲) اور وہ احادیث جنمین کسی امام کی بیعت نہ کرنے پر وعید وارد ہے اِسی حالت کا حکم بتاتی ہین جبکہ امام موجود ہو اور کوئی مسلمان اُسکی بیعت سے قاصر رہے امام موجود نہو تو نہ اس حدیث کا حکم و مفہوم متحقق ہوسکتا ہے اور نہ کوئی مسلمان اِسکا مورد و مصداق بن سکتا ہے

(۳) اور اُن احادیث کا جنمین ہمیشہ کے لئے قریش کا خلیفہ ہونا بیان ہوا ہے مطلب

مطلب یہہ ہے کہ استحقاق خلافت قریش ہی کے لئے ہے چنانچہ ان احادیث کے ترجمہ مین ہم اس مطلب کو ادا کر چکے ہین ان کا یہہ مطلب نہین ہے کہ قریش کی خلافت ہمیشہ قائم و مستمر رہیگی وہ احادیث گو لفظاً اخبار ہین مگر معنیً انشا ہین اور خلافت کا محل اور حکم بتاتی ہین ۔ ہمارے اس جواب کے ہر ایک فقرہ پر علماء متقدمین محدثین و متکلمین کے کلام مین شہادت موجود ہے ۔

علامہ تفتازانی شرح مقاصد مین فرماتے ہین اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر امام مقرر

فان قیل لو وجب نصب الامام لزم اطباق الامۃ فی اکثر الاعصار علی ترک الواجب لانتفاء الامام المتصف بما یجب من الصفات سیما بعد انقضاء الدولۃ العباسیۃ ولقولہ علیہ السلام الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ ثم یصیر ملکا عضوضا وقد تم ذلک بخلافۃ علی فمعاویۃ ومن بعدہ ملوک وامراء لا ائمۃ وخلفاء واللازم منتف لان ترک الواجب معصیۃ و ضلالۃ والامۃ لا تجتمع علی الضلالۃ قلنا انما یلزم الضلالۃ لو ترکوہ عن قدرۃ و اختیار لا عجز و اضطرار (شرح مقاصد)

کرنا امت کے ذمہ پر واجب ہو تو اس سے امت محمدیہ کا تارک واجب ہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ امام واجبی صفات سے موصوف مدت سے خصوصًا دولت عباسیہ کے گذر جانیکے بعد مفقود ہے اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ خلافت میرے بعد تیس ہی برس ہوگی پھر بادشاہت ہو جائیگی جو لوگون کو کاٹیگی سو حضرت علی کی خلافت سے پوری ہو گئی معاویہ اور جو ان کے بعد ہوئے بادشاہ ہوئے نہ خلفا ۔ اور یہہ امر (امّۃ کا تارک واجب ہونا) ہو نہین سکتا کیونکہ ترک واجب گناہ ہے اور یہہ امت گناہ پر متفق نہین ہوتی ۔ تو اسکا جواب یہہ ہے کہ ترک واجب مین گناہ تب ہو جبکہ اسکو اختیارًا ترک کرین نہ اس صورت مین کہ عجز و اضطرار سے ترک کرین ۔

اس کلام مین علامہ تفتازانی کے تیس برس تک خلافت رہنے کا جواب ادا نہ ہوا ۔ اسکا جواب امام نووی وغیرہ علماء نے

والجواب عن هذا ان المراد فی حدیث

الخلافة ثلثون سنة خلافة النبوة وقد جاء مفسرًا فی بعض الروایات خلافة النبوة بعدی ثلثون سنة (شرح مسلم نووی)

یہہ دیا ہے کہ خلافت نبوت تیس برس تک ہے چنانچہ بعض روایات مین صاف آچکا ہے کہ میرے بعد خلافت نبوت تیس برس تک ہوگی

یعنی عام خلافت کی یہہ حد بیان نہین ہوئی تا کہ اور احادیث مجوزہ عموم خلافت کے مخالف ہو

عمدۃ القاری اور **فتح الباری** شروح صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ امام قرطبی نے

قال القرطبی ھذا الحدیث خبر عن المشروعیة ای لا ینعقد الامام الکبری الا لقریش مہما وجد منھم احد فکانہ جنح الی انہ خبر بمعنی الامر (عینی و فتح الباری)

فرمایا ہے کہ آنحضرت کا یہہ قول کہ خلافت قریش مین رہیگی خلافت کے حکم شرعی کا بیان ہے کہ بجز قریش خلافت کسی کے لئے صحیح نہ ہوگی جبتک کہ کوئی ایک اُن مین سے موجود ہوگا انکے اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] خبر کے معنی [illegible] قائل ہوئے ہین۔ ایسا ہی **نواب** صاحب بہوپال نے **عون الباری** شرح صحیح بخاری مین فرمایا ہے۔

سوال۔ اِس جواب پر علماء کی شہادت تو معلوم ہوئی کہین کتاب یا سنت مین بہی اسبات پر ایسی صریح شہادت پائی جاتی ہے کہ بحالت عجز و اضطرار بلا بیعت امام رہنا جائز یا ممکن ہے۔

جواب اہلسنت وجماعت کے لئے تو ایسی شہادت کتاب صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ مین موجود ہے شیعہ اسکو مانین خواہ نہ مانین

صحیح بخاری مین ایک باب مقرر کیا ہے جسکا عنوان یہہ ہے کیا حال جب مسلمانون کی

باب کیف الامر اذا لم تکن جماعة۔ حدثنا محمد بن المثنی قال حدثنا الولید بن مسلم قال حدثنا ابن جابر قال حدثنی

جماعت نہ ہے پہر اس باب مین حذیفہ سے یہہ حدیث روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا ہے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہلائی کا حال پوچھتے

بُسر بن عبد الله الحضرمي انه سمع ابا ادريس الخولاني انه سمع حذيفه بن اليمان يقول كان الناس يسئلون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخير وكنت اساله عن الشر مخافة ان يدركني فقلت يا رسول الله صلعم انا كنا في جاهلية وشر فجاء نا الله بهذا الخير فهل بعد هذا الخير من شر قال نعم قلت وهل بعد ذلك الشر من خير قال نعم وفيه دُخن قلت وما دخنه قال قوم يهدون بغير هديي تعرف منهم وتنكر قال قلت فهل بعد ذلك الخير من شر قال نعم دعاة على ابواب جهنم من اجابهم اليها قذفوه فيها قلت يا رسول الله صفهم لنا قال هم من جلدتنا ويتكلمون بالسنتنا قلت فما تامرني ان ادركني ذلك قال تلزم جماعة المسلمين وامامهم قلت فان لم يكن لهم جماعة ولا امام قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولو ان تعض باصل شجرة حتى يدركك الموت وانت على ذلك (صحیح بخاری صفحہ ۱۰۴۹ صحیح مسلم صفحہ ۱۲۷ وغیرہ)+

تھے میں آپ سے بُرائی کا حال پوچھا کرتا تھا اِس ڈر کے مارے کہ وہ برائی مجھے نہ آلگے میںنے پوچھا یارسول اللہ ہم ایک زمانہ جاہلیت (کفر) اور برائی میں تھے پھر خدا تعالےٰ نے یہہ خیر (اسلام) لایا اِس خیر کے بعد بھی برائی آنیوالی ہے؟ آنحضرت نے فرمایا ہاں میںنے عرض کیا اِس بُرائی کے بعد بھی خیر آئیگی آپنے فرمایا ہاں پر اسمیں دُھندلاپن ہوگا میںنے عرض کیا وُہ کیا۔ آپنے فرمایا ایسی قوم پیدا ہوگی جو [illegible] راہ چلیں گی۔ اُنمیں تم اچھے باتیں بھی پاؤگے بُری بھی۔ میںنے عرض کیا اِس خیر کے بعد بھی بُرائی ہوگی آپنے فرمایا ہاں دوزخ کے دروازے پر بلانے والے لوگ ہونگے جس نے انکا کہنا مانا اُسکو وہ جہنم میں پھینک دینگے۔ میںنے عرض کیا یارسول اللہ آپ اِنکا کچھہ حال بیان فرمائیں فرمایا ہاں وُہ ایسے ہی ہونگے وہ ہم میں سے ہی ہونگے اور ہماری ہی بولی بولیں گے (یعنی کلمۃ الاسلام کہیں گے) میںنے عرض کیا یارسول اللہ آپ کیا حکم دیتے ہیں اگر مجھہ پر وہ دن آوے آپنے فرمایا تم مسلمانوں کی جماعت اور امام کے ساتھہ ہوجاؤ۔ میںنے عرض کیا اگر کوئی جماعت اور امام نہ ہو تو

+ سنن ابن ماجہ ص

آپ نے فرمایا کہ پہر سب فرقون سے کنارہ ہو جائیو اگرچہ درخت کی جڑ دانت سی کاٹی (یعنے
کہانیکے لئے بجز درخت کچھہ نہ ملے) اسی پر رہو یہان تک کہ تجہے موت آپہنچے۔
اسحدیث کو دیکھکر اہلسنت کو تو ہمارے جواب کی تسلیم مین کوئی عذر نہ ہوگا اور انکو
اپنی موجودہ حالت بلا بعیت و بلا امام پر کسی وجہ سے نقصان ایمان یا معصیت کا خوف
نہ ہوگا۔ اہل تشیع کے لئے) جو اسحدیث کو شاید نہین مانتے وہ مشکل باقی رہی اس
مشکل کے دور کرنیکے لئے جو انہون نے یہہ تجویز کر رکھا ہے کہ ہمارا امام (مہدی صاحب العصر)
زندہ موجود ہے جو شہر سُرّٰ مَنْ رائی مین بخوف اعدا زمین مین غائب ہے پر انہون نے
یہہ خیال نکیا کہ ایسے امام کے (جو سالہا سال سے زمین مین پوشیدہ ہے) ہونے سے فایدہ ہی
کیا۔ اس مسئلہ مین اہلسنت انکو سخت الزام دیتے ہین اور ان کے مقابلہ مین انہون نے
[illegible] جو[illegible]ا نہین
رہسکتا۔ ان مباحث کی تفصیل پرانی کتب کلامیہ فریقین مین موجود ہے ہم انکی تفصیل
نہین کرسکتے۔ ہمارا مدعا اس بیان سے یہہ ہے کہ ہم اپنا اصول مذہب اہلسنت کے مطابق
اس الزام سے کہ تمہارا کوئی خلیفہ وامام نہین بری ہین۔ ان سوالات وجوابات سے امید ہے
ناظرین کے اکثر تشویشات دور ہونگے اور جو سوال یا تشویش کسیکی باقی رہی وہ پرائیویٹ
طور پر بذریعہ خط ہمکو اس سے آگاہ کرے۔ ہم بلا اظہار اُسکے نام کی اسی رسالہ مین اس تشویش
کا ازالہ کرینگے وباللہ التوفیق

یہہ سوال وجواب پولٹیکل اعیان برٹش گورمنٹ کے توجہ کے بہی لائق ہین ان سے
اُنکے مسلمانون کے نسبت بہت سی توہمات اور بے اصل خیالات دور ہوسکتے ہین از انجملہ ایک
یہہ خیال کہ مسلمان خصوصًا اہلحدیث ہر وقت جہاد کے منتظر ہین ایکاسی فقرہ سے دور
ہوتا ہے کہ انہین اسوقت کوئی امام ہی نہین (جو جہاد کے لئے بحکم اس حدیث کے کہ

الامام جنۃ یقاتل من ورائہ ویتقی بہ (بخاری صفحہ ۴۱۵ مسلم صفحہ ۱۲۶ جلد ۲)	امام ڈہال ہے اسکی آڑ مین مسلمان لڑین اور اس سے

بچاؤ لین ایک شرط ہے - پہر وہ بلا امام مذہبی جہاد کیونکر کر سکتے ہین اور شروط جہاد تو درکنار رہین - اتک ہم اس بحث کو ختم کرتے ہین اور ناظرین سے توجہ انصاف کے ملتجی ہین گو ہم کو اپنے قوم و معاصرین سے توجہ و انصاف کی امید کم ہے بلکہ یہہ خوف ہی کہ پارسا و متقی تو ہمپر دنیا داری کا حکم لگا دین گے - جنٹلمین اور مہذبین بدخواہ قوم و مخالف مدرسہ علیگڈہ قرار دین گے - ہمارے ملکی و مذہبی ریفارمر ہمپر توہین سلطانی کا فتوی لگا دین وعلی ہذا القیاس - مگر ہمکو اس خوف سے اپنے نیک خیال کے (جسکو ہم نیک سمجھتے ہین) اظہار سے رکنا نہین چاہئے کوئی سنے خواہ نہ سنے ہم کہنے سے نہ ٹلین گے - اب نہین تو کوئی آیندہ ہی سنیگا -

فقل ما یفیض الوقت من غیر سامع
[illegible]

آنریبل سید احمد خان صاحب سی ایس آئی کا سفر اور اُسپر دیسی اخبارون کی نظر

سیّد احمد خان صاحب بالقابہ کا اپنے سفر پنجاب مین دُنیا وی اغراض (فراہمی چندہ وغیرہ) مین کامیاب ہونا تو غالبًا مسلّم کل ہوگا (گو اسکے سبب مین اختلاف ہو کہ وہ عام خیالی ہمدردی ہے یا خاص اُنکی وجاہت یا اُن کے ممبران پنجاب کی رعایت) انکے بعض† ہمخیال احباب نے یہہ بھی دعوی کیا ہے کہ آپ اس سفر مین دینی غرض (اپنے مذہب کے تعصب [illegible] تصدیق [illegible] مین بھی کامیاب ہو [illegible] کہ مختلف اسلامی گروہ (جنمین اہلحدیث بھی شامل ہین) آپکے مداح و موافق مذہب ہوگئے اور بعض ان کے قدیمی مخالف اپنی مخالفت دیرینہ سے نہ صرف متاسف بلکہ اس سے تائب اور عفو کے طالب ہوئے

† یہہ صاحب اڈیٹر اخبار انجمن پنجاب ہین جو اسکے نمبر ۶ جلد ۵ مطبوعہ ۹ فروری ۸۴ء مین بہت شد و مد کے ساتھ اس کامیابی کا اظہار فرماتے ہین ہم اسمقام مین آپکے چند کلمات آپ ہی کے الفاظ سے نقل کرتے ہین آپ فرماتے ہین مُسلمانون کے ہر فرقہ کے آدمی موجود تھے شیعہ لوگ بھی تھے جنمین جناب مولوی الفت حسین صاحب قابل ذکر ہین غیر مقلد‡ بھی موجود تھے جنمین سے میان رجب الدین صاحب قابل ذکر ہین۔ سید صاحب نے جو کچھہ فرمایا ہر شخص کو

‡ لفظ غیر مقلد کے استعمال کو اہلحدیث اپنی نسبت مکروہ اور دشنام سمجھتے ہین۔ (دیکھو اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد ۲ وغیرہ) اور وہ خود غیر مقلد نہین کہلاتے ہین جیسا کہ اہل نیچر فخر سے نیچری اور اہل تقلید شوق سے مقلد کہلاتے ہین ہمارے معاصرین آئندہ یہہ لفظ ان کے حقمین استعمال نہ فرماوین اور اگر انکو خواہ مخواہ عام مسلمانون سے علیحدہ کرکے کوئی خطاب دینا ہو تو بلفظ اہلحدیث (جو انکا قدیمی نام ہے) انکو [illegible] مخاطب کرین۔ (حاشیہ اشاعۃ السنہ)

اسپر بعض **معاصرین** (اڈیٹر اخبار شیر قیصر وغیرہ) نے تو اہل پنجاب کو بھولا بنا دیا اور یہہ فرما دیا کہ وہ لوگ بھولا پن سے سید احمد خان کے دم مین آ گئے یا نیچری بنگئے۔

بعض **معاصرین** (اڈیٹر اخبار **نیر اعظم**+ مراد آباد) نے اسپر حیرت و تعجب ظاہر کر کے اس امر کو مستبعد قرار دیا ہے اور آپکی تفسیر وغیرہ تالیفات سے آپکے چند اعتقادات (جو عموماً مسلمانون مین کفریات سمجھی جاتے ہین) التقاط کر کے مدعی کامیابی مذہبی اور دیگر معاصرین سے یہہ استفسار

پسند آیا × × × × × لاہور مین ہر متنفس خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان برہمو ہو یا آریا مقلد ہو یا غیر مقلد سُنّی ہو یا شیعہ سید صاحب کا مداح نظر آیا اور صرف اسلئے کہ سید صاحب کے دنیاوی خیالات کو چھوڑ کر جسکا ہر شخص پہلے ہی سے ہمدرد تہا مسلمانون کی طرح طرح غلط فہمیان اس لکچر سے انکے مذہبی عقاید کی طرف سے بالکل دور ہو گئین × × × اس روز سید صاحب نے اپنے پورے [illegible] لکچر مین مولوی الفت حسین بہی موجود تہے اور ہر فقرہ پر آمنا و صدقنا کی صدا بلند تہی آخر مین اونہون نے کہڑے ہو کر کمال خلوص نیت سے سید صاحب کا شکریہ ادا کیا بلکہ یہانتک سید صاحب کی دیرینہ مخالفت سے **اپنے تئین گنہگار** تصور کیا کہ کمال ادب سے سید صاحب کی خدمتمین عرض کیا کہ آپنے کمال سماحت سے اُن محسن کشون کو معاف فرمایا جنہون نے قومی خدمت کے عوض مین آپکی تکفیر کی لیکن اگر مینے یہہ مخالفت دُنیا کے واسطے کی ہو تو ہرگز معاف نہ کیجئے گا × × × × میان **رحیب الدین** صاحب جو غیر مقلد لوگون کے سرگروہ سمجہے جاتے ہین وہ بہی اس بات کے معترف ہوئے کہ لاہور کے غیر مقلد لوگون کے اور خصوصاً اُن کی تردید کرنیوالون کے مخالفت بہی غلط فہمی پر مبنی تہی۔ اسیطرح اکثر مسلمانون مین یہہ خیال پہیل گیا ہے کہ سید احمد خان پورے مسلمان اور پورے خیر خواہ اسلام و مسلمان ہین" دیکہو شیر قیصر نمبر ۵ جلد ۸

+ آپ نمبر ۶ جلد ۹ مطبوعہ ۱۱ فروری مین آپکے خیالات و تاثیرات اخبار انجمن پنجاب و رفیق ہند سے نقل کر کے فرماتے ہین۔ اِس خبر کے معلوم ہونے سے ہمپر ایک عجیب حیرت طاری ہوئی اِسلئے

کیا ہے کہ کیا تمام مسلمان ان اعتقادات مین سید احمد خان صاحب کے تابع ہو گئے ہین یا سید احمد خان ان اعتقادات سے تائب اور عام مسلمانون کے تابع ہو گئے ہین ؟ اور خاصکر خاکسار کو مخاطب کر کے دریافت کیا ہے کہ آپ لوگ تو قرآن و حدیث کے مقابلہ مین مجتہدین کی تقلید بھی نہین کرتے سید احمد خان کے ساتھہ کیونکر ہو لئے ۔

اس استبعاد و استفسار پر اڈیٹر انجمن پنجاب نے اپنے دعوی کو بدل دیا اور برخلاف

کہ دو حال سے خالی نہین یا تو پنجاب کے لوگون نے سید صاحب کے عقیدون کو قبول کر لیا یا سید صاحب نے اپنے عقیدون سے توبہ کی مذہبی اتفاق کی یہی دو صورتین ہین اب ہم اڈیٹر انجمن پنجاب سے خاص خطاب کر کے نہایت عاجزی کے ساتھہ التماس کرتے ہین کہ اسوقت تک جو سید صاحب کے عقیدے ہمکو ان کی تفسیر وغیرہ سے معلوم ہوئے ہین انمین سے بعض یہ ہین [illegible] سید احمد خان کے بیان کئے ہین ۔ جیسے قرآن مجید کا آنحضرت کے وجود سے خارج الوجود جبرائیل کے ذریعہ سے نازل نہونا (۲) کسی حدیث کا (خواہ صحیحین کی ہو) لائق اعتبار نہونا (۳) ملایکہ و شیطان سے صرف قوائے مراد ہونا (۴) معجزہ و کرامت خارق عادت کا نہ ہوسکنا (۵) حضرت موسی کے لئے دریا کا نہ پھٹنا (۶) قرآن مین معجزہ فصاحت نہ ہونا (۷) مسیح کا یوسف نجار کے نطفہ سے پیدا ہونا وغیرہ وغیرہ اسکے بعد سوال کیا ہے) پنجاب کے تمام مسلمانون نے سید صاحب کے ان تمام عقیدون کو قبول کر لیا اور مخالف مذہب اسلام کے نہ سمجھا یا سید صاحب نے ان تمام عقیدون سے توبہ کی اور رجوع کیا ۔ ہم اس سوال کا جواب مولوی الفت حسین صاحب اور میان رجب الدین صاحب وغیرہ وغیرہ سے چاہتے ہین اور فلان فلان اڈیٹر سے استفسار کرتے ہین کہ تحریر اڈیٹر انجمن پنجاب کہان تک صحیح ہے ۔ ہم جناب **ابو سعید مولوی محمد حسین** صاحب لاہوری اڈیٹر اشاعۃ السنہ سے بھی پوچھتے ہین کہ کیا واقعی آپ کے فرقہ کے لوگ بھی امور دین مین سید صاحب کے ساتھ ہو لئے × × ہمکو پنجاب کے غیر مقلد فرقہ کے لوگون سے

بیان سابق یہہ لکہدیا ہے کہ ہمنے کبھی نہین لکہا کہ پنجاب کے سب فرقہ کے مسلمان امور دین مین اُنسے موافق ہوگئے ہین البتہ اسبات کو ہم دوبارہ لکہتے ہین کہ اب لاہور کے مسلمان سید صاحب کو کافر نہین سمجھتے اور جو اُنکی قلم سے پہلے نکل چکا تہا کہ سید احمد خان کے عقاید سُنکر لوگون کی غلط فہمی و مخالفت بالکل دور ہوگئی اسکا مطلب اُدر سبب آپنی یہہ بتایا ہے کہ مسلمانون کے عقاید مسلمہ اور ارکان اسلام کا سید احمد خان نے اعتراف و اقبال کیا ہے نہ یہہ کہ

جو سید صاحب کے معتقدین مین شامل ہوگئے سب سے زیادہ تعجب ہے کیونکہ یہہ فرقہ عمل بالحدیث کا مدعی ہے اور حدیث کے مقابلہ مین ائمہ مجتہدین کے اقوال کو بہی نہین مانتا - با این ہمہ ایسے شخص کے معتقد جو علانیہ بخاری اور مسلم کی حدیثون کا بہی منکر ہے " ۲

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹

+ چنانچہ اخبار نمبر ۹ جلد ۱۵ مین آپ فرماتے ہین اب ہم اپنے ہمعصر کے خدمت مین عرض کرتے ہین کہ اس لکچر مین سید صاحب نے ان تمام عقاید کا اعتراف کیا جو مسلمان ہونیکے لئے ضروری ہین اونہون نے توحید کا اقرار کیا - نبوت کا اقرار کیا غرض پورا کلمہ زبان پر لایا اور باقی چار ارکان اسلام یعنے نماز - روزہ - حج - زکوۃ کے فرض ہونیکو تسلیم کیا اور کہا کہ مین انکو اسیطرح فرض جانتا ہون جسطرح ایک جاہل سے جاہل مسلمان فرض سمجھتا ہے ہر مسلمان کے عقیدے کے موافق یہہ باتین اصول اسلام ہین اور جو شخص انپر ایمان لادے اُسکی تکفیر مذہبا ناجایز ہے - اب اگر اہل اسلام لاہور نے جنمین ہر فرقہ کے لوگ شامل تہے سید صاحب کو یہہ عقاید معلوم کر کے پورا مسلمان سمجہا تو کیا گناہ کیا اور ہم صاحب اخبار نیر اعظم کی خدمت مین کمال ادب سے گزارش کرتے ہین کہ ہمنے کبھی نہین لکہا تہا جیسا کہ شاید اونہون نے سمجہا ہے کہ پنجاب کے سب فرقہ کے مسلمان امور دین مین اُن سے موافق ہوگئے × × × × × × ×
اس لکچر کے ساتھ اسبات کا ذکر بہی بیجا نہ ہوگا کہ جناب مولوی اُلفت حسین صاحب کا مافی الضمیر سمجہنے مین ہمنے کسیقدر غلطی کی تہی ہم مولوی صاحب کا ہر موقع پر داد دینا صدق دل سے سمجہتے رہے لکچر کے بعد بعض آدمیون سے ہمنے یہہ رائے بھی سُنی کہ مولوی صاحب نے جو کچھ کیا

عام مسلمانون نے سید احمد خان کے نیچری عقاید کا اتباع کیا - اور جو اونہون نے بعض مخالفین سید احمد خان صاحب کا تائب ہونا بیان کیا تہا اُسکی نسبت یہہ فرمایا ہے کہ اسمین ہمنے کسیقدر غلطی کی ہے جو کچھ اُنکے مخالف نے بطور ہنسی و تمسخر کہا تہا اسکو ہمنے دلی توبہ سمجھہ لیا تہا -

یہہ بیان صداقت نشان اڈیٹر انجمن پنجاب کا اِس قابل تھا کہ اسپر فریقین (موافقین و مخالفین سید احمد خان صاحب) کا اتفاق ہو جاتا اور سلسلہ بحث و نزاع قطع ہو جاتا کیونکہ اسمین اتفاقی اصول و ارکان اسلام پر اتفاق ہو جانیکا بیان تہا نہ عام مسلمانون کے اُن خصوصیات پر جنکو سید احمد خان صاحب نہین مانتے اور نہ سید احمد خان صاحب کے اُن نیچری عقاید پر جنکو عام مسلمان برا سمجھتے ہین - مگر افسوس فریقین نے اسپر اتفاق نہین کیا - آپ کے مخالفین نے تو آپ کی اِس مجمل اقرار اصول و ارکان اسلام کو نا راستی (یا تقیہ) پر حمل کیا اور صاف کہدیا ہے کہ یہہ سب زبانی جمع خرچ ہے † - دل سے اُنکو ان باتون کا اعتراف نہین ہے -

---

اور یہا صرف [illegible] تہا لیکن [illegible] نیچر [illegible] ایسے خیال کو دمین جگہہ نہ دی × × × × جہانتک ہمکو یاد ہے لکچر مین نیچریت کی کوئی بات نہ تہی - افسوس ہے کہ مولوی صاحب کے الفاظ پورے پورے بہت کم آدمیون نے سُنے اور اسی سبب سے لوگون کو غلط فہمی واقعہ ہوئی" ؎

† یہہ صاحب اوڈیٹر اخبار شیر قیصر ہین اسکے نمبر ۱۱ جلد ۸ مطبوعہ ۱۱ مارچ مین فرماتے ہین - "اسلام کی ادعا مین ہمارے سید صاحب بہادر کو کمال ہے آپنے پنجاب کے سفر مین اسلام کی سب باتون کا اقرار کر لیا اور صاف صاف کہدیا کہ مین نماز روزہ کو دل سے پسند کرتا ہون ماشاء اللہ زبانی جمع خرچ اسکو کہتے ہین اِسوقت ذوق کی پیشین گوئی پر خواہ مخواہ صاد کرنیکو جی چاہتا ہے (رباعی) جنکو اسوقت مین اسلام کا دعویٰ ہے کمال ؎ دیکھتا ہون نہین اب ذوق یہہ اُنکا احوال ؎ جسطرح سے کہ ہنسا دینگے کو ہندیون کی ؎ نقل کرتا ہے مسلمانون کی کوئی نقال ؎ فاعتبروا یا اولی الابصار (رہ بیکو) ہیت قول میرے ہاتہین ہنا کے اور فسق بھی ہین کہانی کرانیکے اور ؎ مشہور ہے یہہ مثل کہ ہاتہی کے دانت ؎ کہانیکی اور ہین دکہانیکی اور ؎"

اور آپ کے موافقین نے آپ کی اس مجمل اقرار کو ایسی تفصیل پر[+] حمل کیا ہے جسکی عام مسلمان قایل نہین وہی لوگ قایل ہین جو نیچری کہلاتے ہین -

---

[+] یہہ صاحب کوئی نیچری مسلمان ہین جو اپنے تئین مسلمان کے نام سے موسوم کرکے ایک طولانی تقریر اس مضمون کی پنجابی اخبار لاہور نمبر ۲۰ جلد ۲۰ مطبوعہ ۱۲ مارچ ۱۸۸۴ء مین شایع فرماتے ہین جسکی شروع مین ہے "جو کچہہ ۱۸ فروری کے نیر اعظم مین ہمارے اور ہمارے ملک کی نسبت چہپا اور نیز ہمارے سامنے سید صاحب کے چند غلط عقاید پیش کرکے ہمسے دریافت کیا ہے کہ جسحالت مین سیّد صاحب کے ایسے عقاید ہین تو تم لوگون نے سید صاحب کی ایسی تعظیم کیون کی اور اپنا پیشوا کیون مانا ہے ؟ پس ہمکو جو کچہہ سید صاحب کے عقاید کی نسبت معلوم ہے پبلک کے سامنے پیش کرکے انصاف پذیر صاحبون سے دریافت کرتے ہین کہ آیا یہہ مخالفت اسلام کی ہے ؟ یا علماء وقت کی ؟ جسمین وہ خود ہی مختلف ہو رہے ہین - سب سے بیشتر ہم یہہ بیان کر دینا چاہتے ہین کہ دنیا مین انسان کو خدا نے مختلف طبایع پر پیدا کیا ہے جسکی سبب ہر ایک فرد بشر کی راے - پسند - اور سمجہہ بوجہہ بالکل مختلف ہے (اس موقع پر ہم دو شخصون کی نظیر دیتے ہین جنکو زمانہ ابوجہل اور حضرت عمر رض پکارتا ہے) جسکے سبب ایک گروہ ایک بات کو پسند کرتا ہے دوسرا اسکو نفرت کی نگاہ سے دیکہتا ہے - اب ضرور ہوا کہ کوئی معیار انسان اپنے لئے ایسے مقرر کرے جس سے اپنی صداقت اور دوسرون کی غلطی کا فیصلہ کرے وہ کیا ؟ وہ ایک کتاب ہے جو خدا نے اپنے ہاتہہ سے اپنی قلم سے لکہی جسکو لوگ نیچر یا فطرت اللہ کہتے ہین - (اس تمہید کے بعد آپ نے جبرائیل علیہ السلام کا صرف قوت ہونا اور بوجود خارجی موجود اور مجسّم دکہائی نہ دینا اور قرآن کا ایسے جبرائیل (موجود بوجود خارجی محسوس و مرئی) کے ذریعہ سے نازل نہ ہونا ایسا ہی شیطان کا بوجود خارجی موجود نہونا - اور آنحضرت سے معجزہ خرق عادت کا صادر نہ ہونا - جنت مین وجود نعیم جسمانی تسلیم کرنیسے انکا چکلہ بنجانا - مسیح کا بلا پدر پیدا نہونا - حضرت موسی کی لاٹہی مارنے سے دریا کا نہ پہٹنا اور نہ ٹہر جانا -

اِس اختلاف مین فریق اول نے تو اپنی تجویز مین سوءظنی کے سبب صرف اپنا نقصان کیا ہی **فریق ثانی** نے سید احمد خان صاحب کا نقصان کیا اور انکی حکمت عملی اقرار اجمالی کا خلاف کیا اور انکا کیا کرایا کہویا اونہون نے اس نیچرل تفصیل سے اُس سوءظنی کو اور بڑہایا اور مستحکم کردیا اور لوگون کو یہہ جتا دیا کہ تم یہہ نہ سمجھ لینا کہ سید احمد خان صاحب نے عام مسلمانون کے عقاید کو مان لیا ہے اور اُن سے اتفاق کیا ہے۔ اس اجمالی اقرار سے اُن کی وہی مراد ہے جو انکا قدیمی اعتقاد ہے۔ اِن حضرات (انکے نادان دوستون) نے اپنی طرفسے تو انکی خیرخواہی اور دوستی کی ہے مگر حقیقت مین یہہ پوری دشمنی ہوگئی۔ اسی جگہہ سے کہا گیا ہے کہ نادان دوست دانا دشمن سے بدتر ہے۔

اس موقع اختلاف پر ہمارا ساکت رہنا اور اِن مختلف آراء اور اصل محل نزاع کی نسبت اپنی را[illegible] ظاہر نہ کرنا سخت [illegible] و تعجب کا موجب ہوگا خصوصاً اس حالت مین کہ ہماری قوم کے لوگ مواقفت مذہب نیچریہ سے متہم و بدنام ہوچکی ہین۔ اور ہمارے معاصرین ہمسے خصوصیت کے ساتھ اصلی حقیقت کے مستفسر ہوئے ہین لہذا ہم اپنی رائے اِس اختلاف اور اصل محل نزاع کی نسبت ظاہر کرتے ہین۔

ہماری رائے ناقص مین اوڈیٹر اخبار انجمن پنجاب کا پہلا بیان (مندرجہ نمبر ۶ جلد ۱۵ انجمن پنجاب) **صحت** وصداقت سے کوسون دور ہے (۲) اور اسکے بہروسے اوڈیٹر مشیر قیصر کا اہل پنجاب کو بہولا قرار دینا اور بہی دور اور رجم بالغیب ہی (۳) اور اس بیان پر اڈیٹر اخبار نیر اعظم مراد آباد کا استبعاد و استفسار بہت درست و با موقع ہے (۴) اور اسکے

ویسا ہی بیان کیا ہی جو نیچریون کا اعتقاد ہے اور سید احمد خان صاحب کے تفسیر مین مذکور ہی اور اُسپر آپکے تفسیر کے صفحات کو بطور شہادت نقل کردیا ہی جنکے ملاحظہ سے ناظرین کو خوب یقین ہوسکتا ہی کہ اب تک سید احمد خان صاحب کے یہی عقاید ہین اور اِس مجمل اقرار نبوت وغیرہ سے آپنے یہی عقاید مراد رکہی ہین اور ان ہی عقائد کے ساتھ اہل پنجاب نے انکو پیشوا مانا ہے۔ اونہون نے اعتقاد عام اہل اسلام قبول نہین کیا۔

جواب مین اڈیٹر اخبار انجمن پنجاب کا دوسرا بیان (مندرجہ نمبر ۹ جلد ۱۵ انجمن اخبار) قرین صحت وصداقت اور لایق تسلیم ہے (۵) اسکو اڈیٹر مشیر قیصر کا نمانا اور سید احمد خان کے اقرارون کو (جو اسمین منقول ہین) ناراست بیانی پر حمل کرنا بلا وجہ سوء ظنی ہے (۶) اور اسکے جواب مین **نیچری** مسلمان کا مضمون (منقول پنجابی اخبار نمبر ۲ جلد ۲۰) خلاف واقع وغیر صحیح ہونیکے علاوہ منشاء ومقصد آنریبل سید احمد خان کے بھی مخالف ہے اور توجیہ القول بما لایرضیٰ قایلہ اور دوستی نادان کا مصداق ہے

ہمارے یہ دعاوی ستّہ ہمارے بیان سابق مین ضمناً مدلل ہو چکے ہین اسمقام مین ہم بنظر افہام عوام (جو ضمنی باتون کو مشکل سے سمجھتے ہین) ہاعلم ضمناً کی تصریح اور ان دلایل کے تشریح کرتے ہین

ہمارے **دعوی اول** پر اڈیٹر انجمن پنجاب کا دوسرا بیان کافی اور روشن دلیل ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اسکا پہلا بیان صحیح نہین ہے - علاوہ بران اور متعدد دلایل اور ایک خاص مراسلت سے بھی ثابت ہی کہ جو کچھ اخبار انجمن کے نمبر ۶ جلد ۱۵ مین مولوی سید الفت حسین صاحب و میان رحیب الدین کی نسبت بیان ہوا ہے اس سے دونون صاحب کو انکار ہے -

مولوی اُلفت حسین صاحب کا اظہار متضمن انکار ہم اسلئے بلفظہ نقل نہین کرتے کہ جو انجمن پنجاب کے نمبر ۹ جلد ۱۵ مین انسے منقول ہے وہ اِس سے بڑھکر اور لطیف تر ہے میان رحیب الدین صاحب کا انکار قابل بیان واظہار ہے اونہون نے مولوی **محمد غضنفر** صاحب مدرس اورینٹل کالج لاہور کے قلم† سے اسمضمون کا خط لکھوا کر بھیجا ہے کہ مین اس جلسہ مین ذرا نہین بولا - ارادہ تو تھا

† دوسرے کی قلم سے لکھوانے کی یہہ وجہ ہے کہ میان رحیب الدین صاحب خود لکھے پڑہے آدمی نہین ہین - اس سے اڈیٹر انجمن پنجاب کے اس مبالغہ کا کہ میان رحیب الدین صاحب اس گروہ (اہلحدیث) کے سرگروہ ہین کا بھی ناظرین کو خوب اندازہ ہوسکتا ہی -

کہ کچھہ بولون مگر اِس خیال سے کہ شاید ایک بات میرے نزدیک بہتر ہوا در مین کہہ دون اور میری جماعت کے لوگ اسمین خطا پکڑین مین بالکل خاموش رہا - البتہ باہر نکلکر دو چار آدمیون سے کہا تہا کہ اسکے (یعنے سید احمد خان صاحب کی) تحریر مین (جو لوگ بیان کرتے ہین) اور اِس تقریر مین زمین و آسمان کا فرق ہے یہان تو اِس سے لغزش نہین ہوئی - اتنی بات کہین ممتاز علی (متعلم بی اے کلاس گورنمنٹ کالج لاہور) نے سُن لی اور ایسے کئی اور آملے پہلے انکو الزام دینے کے لئے کہا کہ تمہارا پیر تو یون کہتا ہے اور تم ایسے اور ایسے ہو - سو محمد اشرف (اڈیٹر انجمن پنجاب) و ممتاز علی وغیرہما نے اِس مطلب کی ٹکڑی کو (کہ اِس سے یہان لغزش نہین ہوئی) تو بڑہا کر کہہ دیا اور باقی کو چہوڑ دیا جیسے کسینے لاتقربوا الصلوۃ کو لیلیا تہا اور انتم سکاری کو چہوڑ دیا تھا -

دعوی دوم و سوم پر یہی دلایل کافی ہین جب پہلا بیان اڈیٹر انجمن پنجاب صحیح نہ ہوا تو بنا ء علیہ اڈیٹر مشیر قیصر کا اہل پنجاب کو بہولا کہنا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے اور اڈیٹر اخبار نیر اعظم کا [illegible] صحیح اور واجبی ہوگا -

دعوی چہارم کی صداقت پر یہہ دلیل ہے کہ وہ اِس شخص کی نسبت ایک ایسی تجویز و فیصلہ ہے جسکا خود اِس شخص کو اعتراف ہے اور خارجی دلایل جنکو ہم دعوی اول کے تائید مین پیش کر چکے ہین نیز اسکے مؤید ہین -

دعوی پنجم کی صداقت پر یہہ دلیل ہے کہ سید احمد خان صاحب کی اجمالی اقرار ون کے اور لوگ بہی بکثرت راوی ہین اور اجمال کو خواہ وہ ایک ایسے معنی کی نسبت سے استعمال کیا جائی جسکو مخاطب سمجہین لغتہ و شرعاً و عقلاً ناراستی نہین کہا جا سکتا - اور کیا بعید ہے کہ سید احمد خان صاحب نے اِس مجلس مین اِس اجمال سے وُہی تفصیل مراد رکھی ہو جو عام اہل اسلام کے اعتقاد مین ہے اور اُپنے نیچری عقاید مندرجہ تفسیر سے توبہ کر لی ہو - چنانچہ لیکچر لودہیانہ کے بعض الفاظ کہ ہمارے باپ آدم کو شیطان نے دہوکا دیا وغیرہ وغیرہ جو تفسیر کے مخالف ہین اِس احتمال کے مؤید ہین -

دعوی ششم کی صداقت پر یہہ دلیل ہے کہ نیچری مسلمان کا مضمون (نمبر ۲ جلد ۲۰ پنجابی اخبار) صاف صاف بتا رہا ہے کہ سید احمد خان نے اجمالی اقرار توحید و رسالت سے وہ معنی مراد نہین رکہے جو عام مسلمان مراد اور اعتقاد رکہتے ہین بلکہ اِس سے اُنکی مراد وہی اعتقاد ہین جو نیچریون کے عقاید ہین۔

مثلاً خدا تعالی سے (جسکو اونھون نے خدا واحد مانا ہے) وہ **خدا مُراد نہین** جو اس عالم (ممکنات اور اسکے اوصاف و حالات جنکو یہہ حضرات نیچر کہتے ہین) مین جو چاہے تصرف کرے۔ سورج کو مغرب سے نکالے۔ چاند کو اشارہ سے دو ٹکڑے کر ڈالے۔ لاٹھی کا واقعی سانپ بنا دے۔ باپ کے سوا بیٹا پیدا کر سکے۔ بہتے دریا کو ایک لاٹھی مارنے سے پھاڑ کر کھڑا کر دے وعلی ہذا القیاس بلکہ اِس سے ایسا خدا مراد ہے جیسا کہ **معزول نواب ٹونک** کہ وہ جو کر سکتا تہا پہلے کر چکا اب اپنے بادشاہت مین ایک ذرہ تبدیل و تغیر کا اختیار (نہین رکھتا) رسول سے اُنکی مراد ایسا رسول نہین ہے، جبرائیل پر یا خارج سے وحی و قرآن نازل ہوا ہو جسکو [illegible] بوجود خارجی (جیسا کہ مسلمان سمجہتے ہین اور اسکو جبرائیل کہتے ہین) آسمان سے لیکر آیا ہو بلکہ اِس سے مراد وہ شخص ہے† جس کے دل و دماغ کی بناوٹ سے ایسی ہے کہ وہ اپنے آپ قرآن اور احکام حلال و حرام بناتا اور ایک مشین (کل) کیطرح اپنے آپ نکالتا چلا جاتا ہے۔ اُسکی بنائی ہوئی کلام و احکام کو خدا کا کلام اور احکام صِرف اسلئے کہا جاتا ہے کہ اِس دل و دماغ کا (جس سے وہ کلام و احکام سرزد ہوئے ہین) بنانیوالہ خدا ہے ورنہ بظاہر وہ اُسی شخص کا کلام و احکام ہین جسنے انکو بنایا۔

---

† اِس قسم کا رسول بانئی سید احمد خان صاحب نے کالون اور لوتہر اور بابو کیشب چند رسین اور سوامی دیانند سرستی کو بھی مان لیا ہے (دیکھو تہذیب الاخلاق ماہ ربیع الاول ۱۲۹۶ ہجری) پس اگر سلسلہ بقول نیچری مسلمان جو اس اجمالی اقرار رسالت کو اِس نیچرل تفصیل پر حمل کرتے ہین ایسا ہی آنحضرت کو رسول مان لیا تو اسلام یا نو مسلمانون پر کیا احسان کیا اور اپنا کیا بنایا اس معنی کر اور ایسے لوگون کو رسول ماننے سے تو کبھی کوئی مسلمان کے خیال مین ہرگز مسلمان نہین ہو سکتا

اور ظاہر ہے کہ اس اجمال کی یہہ تفصیل سید احمد خان صاحب کی اس غرض سے (جسکی نظر سے اونہون نے اجمال اختیار کیا تہا) بالکل مخالف ہی۔ غالباً اسوقت یہہ تفصیل کوئی کرنا چاہتا تو صاحب موصوف ہرگز اسکی اجازت نہ دیتے اور اگر بلا اجازت آپ کی کوئی اسوقت یہہ تفصیل کرہی دیتا تو جن لوگون نے (بقول ایڈیٹر انجمن پنجاب) آپکے مجمل اقرار سنکر انکو مسلمان قرار دیا تھا وہ یہہ تفصیل سنکر انکو ہرگز مسلمان نہ کہتے۔ اسی مجلس مین آپ پر فتوی کفر لگاتے یا اس مجلس سے الگ ہو جاتے۔ اب رہی یہہ بحث کہ یہہ تفصیل حق۔ نفس الامر۔ قران اور اسلام کے کیون مخالف ہی (جسکی طرف ہمنے سابقاً اشارہ کیا ہے) سو اس مقام مین اجنبی ہے۔ علاوہ بران یہہ بحث اشاعۃ السنہ جلد ۲ و ۳ و ۴ و ۵ وغیرہ مین بسط و تفصیل کے ساتھ ہو بھی چکی ہی اسلئے بھی اس بحث سے تعرض بلا ضرورت تکرار ہے جو اشاعۃ السنہ کی طرز و عادت کے مخالف ہی [illegible] ٹھیرا۔ اور اگر انکے نزدیک ہماری بحث و بیان سابق مین کوئی محل اعتراض تہا تو اسکو بیان کیا ہوتا یہہ کیا ہمت و حمیت کی بات ہی کہ جن باتون کا جواب انکو ایک دفعہ نہین کئی دفعہ مل چکا ہی ان ہی کا اعادہ کر دیا اور ہمارے جوابات کا جواب نہ دیا۔ ہم اس وتیرہ کو پسند نہین کرتے اسلئے ان مسایل کے جوابات سے اب تعرض کرنا نہین چاہتے۔

اس مقام مین ہم اشاعۃ السنہ کے ان مواضع کی جنمین ان مسایل کا جواب دیچکے ہین فہرست ناظرین کو دکہاتے ہین اور ان کے ساتھ ان مسائل کے مواضع بیان کا تالیفات سید احمد خان سے بھی پتہ بتاتے ہین تاکہ کوئی صاحب یہہ نہ کہین (جیساکہ نیچری مسلمان نے بمقابلہ نیر اعظم کہدیا ہے) کہ ان مسایل کے سید احمد خان صاحب قائل نہین یہہ لوگ توڑ مروڑ کر ان مسایل کو ان کے ذمہ لگاتے ہین۔ وہ فہرست یہہ ہے

نمبر	مسئلہ نیچریہ	مواضع ذکر آن از تصانیف سید احمد خان	مواضع جواب آن از اشاعۃ السنہ
۱	نیچر (یا قانون قدرت) کا نہ بدلنا اور خدا تعالیٰ کا اس تبدیل پر قادر نہونا	تہذیب الاخلاق نمبر ۲ جلد ۶ بابت ۱۲۹۵ھ و تہذیب ماہ رجب ۹۶	نمبر ۳-۶-و ۸ جلد ۲ نمبر ۱۱-۱۲ جلد ۳ نمبر ۸ جلد ۴ جس میں صاف ثابت ہے کہ نیچر کوئی منحصر و مقرر چیز ہی نہیں اسکا نہ بدلنا کیا معنی۔
۲	جبرئیل وغیرہ ملایکہ کا بوجود خارجی موجود نہونا اور قرآن مجید کا اوپر یا خارج سے نازل نہ ہونا۔	تفسیر بحری صفحہ ۲۶-۲۷-۲۸ وغیرہ ۴۲-۴۸	نمبر ۹ و ۱۰ و ۱۱ جلد ۳ نمبر ۱ جلد ۴ وغیرہ۔
(۳)	شیطان اور اسکی ذریات کا موجود بوجود خارجی [illegible]	تفسیر صفحہ ۲۲ و [illegible]	نمبر ۱ و ۵ جلد ۴ وغیرہ
(۴)	احادیث نبویہ کا (خواہ صحیحین کے ہوں) ناقابل اعتبار ہونا	تہذیب نمبر ۲ جلد ۲ بابت ۱۲۸۸ھ	نمبر ۲ و ۳ و ۴ و ۵ جلد ۵ وغیرہ
(۵)	بہشت کو بفرض نعیم جسمانی خرابات (چکلہ) قرار دینا	تفسیر صفحہ ۳۵	نمبر ۵ و ۶ جلد ۳ وغیرہ
(۶)	معجزہ کا خارق عادت نہ ہونا۔	تفسیر صفحہ ۱۳۹ وغیرہ	نمبر ۱۱ جلد ۳ وغیرہ
(۷)	حضرت موسیٰ کی لاٹھی مارنے سے دریا کا پھٹ کر ٹھہرانہ ہونا۔	تفسیر صفحہ ۸۲ وغیرہ	نمبر ۱۱ جلد ۳ نمبر ۵ جلد ۴ وغیرہ
(۸)	حضرت مسیح علیہ السلام کا بلا پدر پیدا نہونا	تفسیر جلد ۲ صفحہ ۲۲	نمبر ۲ -۳- و ۵ جلد ۴ وغیرہ

وعلیٰ ہذا القیاس بقیہ مسایل نیچری مسلمان کو سمجھنا چاہئے۔

یہہ اُن مختلف آراء کی نسبت ہماری رائے ہے جسمین کسیقدر اصل محل نزاع (نتیجہ سفر و لکچرز سید احمد خان بہادر) کی نسبت بہی رائے مذکور ہوئی کہ وہ مذہبی کامیابی نہین ہے - مذہبی کامیابی اس سفر یا آپ کے لکچرز کا نتیجہ تب تسلیم کیا جاتا جبکہ کم سے کم ایک مسئلہ بہی مذہب نیچریہ کا آپکی زبان سے کسی لکچر مین نکلتا اور وہ عام مسلمانون مین یا خاص کسی مسلمان کے نزدیک تسلیم کیا جاتا - اور جس حالت مین باعتراف آپ کے احباب و انصار کے آپکی لکچر مین نیچریت کی کوئی بات ہی نہین ہوئی تو کیونکر خیال کیا جاسکتا ہے کہ آپ کا لکچر سنکر کوئی مسلمان نیچری ہو گیا ہے اور ہدایت اور اشاعت مذہب نیچر ہی اس سفر کا نتیجہ ہے -

اس رائے کے علاوہ چند باتین ہم آپ کے لکچرون کی نسبت اور لکہنا چاہتے ہین جن سے مقصود صرف [illegible] اور آپکے ہم خیال احباب کی خیر خواہی ہے نہ کسی سے کسی بحث قائم کرنا (جسکو ہم مدت سے چہوڑ کر چکے ہین) اور نہ کسی کا ذاتی عیب پکڑنا (کیونکہ اس سے غالباً کوئی عام نتیجہ نہین نکلتا) لہذا آپ اور آپ کے احباب ان باتون کی طرف توجہ کرین تو فایدہ جانبین سے خالی نہین ہے -

وہ یہ ہین

اس سفر پنجاب مین جو لکچرز اور سپیچین آپنے متعدد مقامات (لودیانہ - جالندہر - امرتسر گورداسپور - لاہور وغیرہ) مین دی ہین اور وہ اخبار رفیق ہند و انجمن پنجاب وغیرہ مین شایع ہوئی ہین وہ اسوقت ہمارے سامنے رکہی ہوئی ہین - انہین جو مسلمانون کی حالت ضعف و تنزل بتائی ہے اور انکو ترقی قومی و ہمدردی اسلامی یا ملکی کی جوش کے ساتہ رغبت دلائی گئی ہے اسپر ہم صاد کرتے ہین اور آنرایبل سید احمد خان کی اس دلسوزی و عرق ریزی کے ہم دل سے شکر گزار ہین اور خدا سے دعا مانگتے ہین کہ حق تعالی اس بڈہے (مگر ہمت کے نوجوان) کو مسلمانون کی دنیا دی ترقی کی ترغیب

[illegible]	مواضع جواب آن از اشاعة السنه
[illegible]	نمبر ۳-۶-۸ جلد ۲ نمبر ۱۱-۱۲ جلد ۳ نمبر ۸ جلد ۴ جس مین صاف ثابت ہے کہ نیچر کوئی مشخص و مقرر چیز ہی نہین اسکا نہ بدلنا کیا معنی -
[illegible]	نمبر ۹ و ۱۰ و ۱۱ جلد ۳ نمبر ۱ جلد ۴ وغیرہ -
[illegible]	نمبر ۱ و ۵ جلد ۴ وغیرہ
[illegible]	نمبر ۲ و ۳ و ۴ و ۵ جلد ۵ وغیرہ
[illegible]	نمبر ۵ و ۶ جلد ۴ وغیرہ
[illegible]	نمبر ۱ جلد ۳ وغیرہ
[illegible]	نمبر ۱۱ جلد ۳ نمبر ۵ جلد ۴ وغیرہ
[illegible]	نمبر ۲ - ۳ - و ۵ جلد ۴ وغیرہ

چاہئے -

کے لئے کچھہ عرصہ اور زندہ رہے یہانتک کہ خود انمین اِس قسم کا جوش ترقی دُنیاوی پیدا
ہو۔ مگر اِن تھوڑے دن مین تین باتین آپ کی زبان سے ایسی سرزد ہوئی ہین جنسے
ہمکو اتفاق نہین ہے۔ اِس اختلاف مین ہماری راے کو جناب ممدوح اور آپکے احباب
مصیب پائین تو اسکی طرف توجہ فرمادین

اول۔ لودہیانہ کے لکچر اور امرت سر کے جواب ایڈریس مین آپنے مذہبی اختلاف کے ہوتے
دُنیاوی اتحاد قائم رکھنے کی یہہ تجویز بتائی ہے کہ انسان کے خیالات کے دو حصے ہین۔
ایک وہ حصہ جسکو خدا سے تعلق ہے (یعنی ابنائے جنس سے اُسکو کچھہ علاقہ نہین) وہ حصہ
اعتقاد اور مذہب کے لئے چھوڑ دو۔ دوسرا حصہ انسان سے تعلق رکھتا ہے (یعنی اُسکو
خُدا سے اور مذہب سے کوئی علاقہ نہین) وہ باہمی اتحاد۔ اتفاق یکدلی و یگانگت ہے۔
اس سے آپس کے برتاؤ مین غرض و تعلق [illegible]

اِس تجویز کے نتیجہ سے تو ہمکو اتفاق ہے ہم بھی یہی کہتے ہین کہ مذہب اپنا اپنا رہے
اور دُنیاوی کامون اور اغراض مین ایک دوسرے سے متفق ہو جائے مگر آپ کے اِن
دعاوی اور مقدمات سے کہ باہمی اتحاد کو مذہب سے کچھہ تعلق نہین مذہب کو اتحاد و
اتفاق سے علاقہ نہین" ہمکو اختلاف ہی۔ ہمارے نزدیک یہہ طریق اتحاد و اتفاق
عین مذہب کی ہدایت ہی اور جو حصہ ہمارے خیالات کا خدا سے تعلق رکھتا ہی اور وہ مذہب
کہلاتا ہے وُہی ہمکو یہہ طریق معاشرت بتاتا ہے۔ کہ ہم اپنے مخالفین خیال سی اسلامی
بھائی ہون (جو صرف بعض فروعات مین باہم اختلاف رکھتے ہین) خواہ اقوام غیر (جو اصولاً
و فروعاً مسلمانون سے مختلف ہین) دُنیاوی امور و اغراض مین اچھی طرح سے میل جول
رکھین اور حسن معاشرت و اتفاق سے دُنیاوی کام کرین۔ اسباب مین ہم ایک مستقل
مضمون "مذہب و معاشرت" لکھہ چکے ہین جو اشاعۃ السنہ جلد ۲۔ ۳۔ ۴ کے متعدد پرچون
مین شایع ہو چکا ہے۔ اور ہمارے مضمون "کفار کی نوکری" مین جو نمبر ۱۱ و ۱۲ جلد ۵ مین

شایع ہوا ہے نیز اسکی تائید پائی جاتی ہے سید احمد خان صاحب کے معتقدین اِن پرچون کو ملاحظہ فرمائینگے تو امید ہے ہمارے اِس اختلاف کی قدر کرینگے - اور آپ کے اِن دعاوی کو لایق ترمیم یا نظر ثانی قرار دینگے -

دوم - لودہانہ کے لکچر مین آپ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ بنظر ثواب آخرت قومی کام (مسجدین خانقاہین بنوانا خیرات صدقات دینا) کرتے ہین وہ یہہ سب کام ذاتی منفعت اور خود غرضی کے لئے کرتے ہین - قومی ہمدردی اور ابنائے جنس کی بھلائی کے لئے نہین کرتے اور فرمایا جبتک یہہ جوش پیدا نہ ہو کہ جو کام کرین وہ قوم کے لئے کرین نہ اپنے ثواب آخرت کے لئے اُسوقت تک قومی ہمدردی کا جوش پیدا نہین ہوتا - **پہر آپنے** اِسکی تائید و تمثیل مین اپنی قوم کا یہہ حال **بیان کیا ہے** کہ اگر کوئی ایسا کام کیا جاوے جو قوم کے لئے نہایت ضروری ہے مگر لوگون کے خیال مین اس سے ثواب آخرت کی کچہہ توقع نہ ہو - تو بہت کم لوگ ایسے ہونگے جو اسکی طرف توجہ کرین - مہذب و تعلیم یافتہ اقوام (یورپین) کا یہہ حال بیان فرمایا ہے کہ وہ لوگ خالص قومی ہمدردی اور خالص قومی بھلائی کے کامون مین بلا خیال ثواب آخرت کوشش کرتے ہین " -

اِس قول سے جناب کے ہم کسیوجہ سے اتفاق نہین کر سکتے اور اسکو **عقل و نقل** (شرع) دونون کے **مخالف** سمجہتے ہین

عقل سے اُسکی مخالفت کی وجہ یہہ ہے کہ بلا غرض ثواب آخرت قومی کام کرنے سے اگر آپکی مُراد ہے کہ اس کام مین انسان کی اصلاً و مطلقاً کوئی غرض و نیت نہ ہو بلکہ قومی کام کرنا انسان کا ایک نیچرل (طبعی) امر ہو جائے **تو** اِسمین انسان کو رُتبہ انسانیت سے گرانا اور اس فعل مین بہایم و وحوش اور طیور کا ہم رُتبہ بنانا ہے - یہہ ہمدردی طبعی بلا نیت و بلا سوچ (سوچ) تو حیوانیت کا خاصہ ہی - وہی ہین جو اپنے افعال کے مقاصد و اغراض سوچ نہین سکتے وہی ہین جو صرف طبعاً بلا سوچ اغراض و نتایج ایک دوسرے سے ہمدردی

کرتے ہین - بندر - شیر - چڑیا - مرغی - کتا - بلی اسی طبعی ہمدردی سے اپنی اولاد کو پالتے ہین اور اپنے جوڑون ہم جنسون سے اُنس رکھتے ہین انہین سے بعض پر کوئی حملہ کرے یا تکلیف دے تو باقی اسکی مدد اور ہمدردی مین شریک ہوجاتے ہین اور نہین تو کائین کائین اور شور وغل ہی سہی - پس اگر انسان مین صرف اسی قسم کی بلاغرض وبلانیت ہمدردی پائی جاتی ہے تو اس عمل مین انسان کو بندر یا کوے پر کچھہ مزیت وفوقیت نہین رہتی -

اور اگر بلاغرض ثواب آخرت قومی کام کرنیسے آپ کی یہہ مراد ہے کہ اس کام سے ثواب آخرت غرض نہ ہو دنیاوی غرض ہو سو بھی ذاتی نہو قومی ہو تو اس مین دو وجہ سے کلام ہے -

پہلی یہہ کہ باتفاق عقلاء (جو آخرت کو مانتے ہین) آخرت کی اغراض ومنافع دائمی اور ہمیشہ کے لئے باقی ہین اور منافع و اغراض دنیا سب کے سب فانی ہین پھر فانی کو باقی پر ترجیح دینا اسکو چھوڑکر اسکے طالب ہونا عقل سلیم کب پسند کرتی ہے وہ تو یہی کہتی ہے اٰثروا مایبقیٰ علی مایفنیٰ - (یعنی جو باقی ہے اسکو باقی پر مقدم کرو)

دوسری وجہ یہہ کہ دنیاوی غرض کے **قومی** نہ ذاتی ہونے سے اگر یہہ مراد ہے کہ صرف اپنی **ذات** کا نفع مدّنظر نرکھے قوم کو بھی اسمین شامل کرلے تو یہہ امر محل نزاع نہین ہے مگر اس امر کو مسلمانون مین مفقود سمجھنا اور انکی نسبت یہہ گمان کرنا کہ وہ ایسا کام نہین کرتے جسمین قوم کا فایدہ ہو لائق تسلیم نہین - دنیا مین ایسا کون مسلمان ہوگا جو اپنے قومی کام سے قوم کا فایدہ مدنظر نرکھتا ہو - جو لوگ مسجدین بنواتے ہین انکو اپنے نفع دنیاوی (نام آوری) یا ثواب اخروی کے علاوہ یہہ بھی تو مدنظر ہوتا ہے کہ لوگ اس مسجد سے نفع اوٹھاوین نمازین پڑھین اور ثواب کماوین - اور اگر دنیاوی غرض کے قومی نہ ذاتی ہونیسے یہہ مراد ہے کہ اپنے فایدہ کے خیال کو بیچ مین سے نکال ڈالے اور اس فایدہ دنیاکے